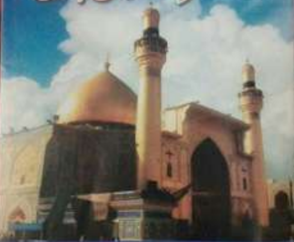
فضائلِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ



محمد فیض احمد اویسی
محدث بہاولپوری

محمد ریاض احمد اویسی
0300-9684391, 0312-9684391

فضائلِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتبہ

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیرِ سعادت

حضرت علامہ مفتی ابوکوکب صاحبزادہ محمد ریاض احمد اُویسی قادری دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

طلباء بزمِ فیضانِ اُویسیہ، سیرانی مسجد بہاولپور

اہتمام: حضرت علامہ کوکب اُویسی۔ محمد ثاقب اُویسی

03009684391-03003471874

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِی بَعْدَہٗ

فقیر نے ایک مضمون فضائل علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھا ارادہ تھا کہ اسے کوئی مردِ مولیٰ شائع کرے۔

الحمدللہ یہ قرعہ عزیزی الولد مولانا حافظ محمد ریاض احمد اُویسی زیدمجدہٗ کے نام نکلا۔ خدا تعالیٰ اسے فقیر اور عزیزی الولد کے لئے توشۂ راہِ آخرت اور عوام اہلِ اسلام کے لئے مشعلِ راہِ ہدایت بنائے۔ آمین

بجاہ حبیبہ الکریم الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

یکم رجب المرجب ۱۴۲۵ھ۔ بہاولپور، پاکستان

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کرسکیں۔

شجرۂ نسب حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلاب
|
قصی
|
عبدالمناف
|
ہاشم
|
عبدالمطلب

ابوطالب ——— عبداللہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نامِ نامی آپ کا اسم گرامی علی بھی ہے اور حیدر بھی۔ کرّار آپ کا لقب ہے۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ حیدر کے معنی ہیں ''شیر'' آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام حیدر رکھا۔ کرّار کے معنی ہیں ''پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا'' ابوطالب نے آپ کا نام ''علی'' رکھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو ''اسداللہ'' کا خطاب دیا۔

خصوصیت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد آپ ہی سے چلی۔ آپ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے والد، ولایت کے مرکز، شریعت کے ناپیدا کنار سمندر اور باب العلوم ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے غسل دیا اور آپ قاسمِ ولایت ہیں۔ ہر ولی کو آپ سے فیض ملتا ہے۔

آپ کے فضائل آسمان کے ستاروں کی طرح بیشمار ہیں۔ آپ شجاع اور زکاوت وذہانت کی چلتی پھرتی تصویر اور فصاحت و بلاغت کے بے نظیر پیکر تھے۔ آپ پر قرآنِ کریم کے الہامی اسلوب کا براہِ راست اثر پڑتا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں مفتیٔ اعظم تھے بلکہ تواریخ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسائلِ شریعہ میں ان سے مشورہ کیا کرتے تھے وہ صرف اس عقیدہ پر کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیصلۂ حق کے لئے خصوصی دعا فرمائی تھی جیسا کہ آگے آتا ہے۔

پرورش اور تعلیم وتربیت سیّدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش بختی ہے کہ آپ کی پرورش اور تعلیم وتربیت خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ مروی ہے کہ ایک دفعہ عرب میں قحط پڑا، قریش کو سخت دشواریاں پیش آئیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مع حضرت حمزہ وحضرت عباس ابوطالب کے پاس پہنچے۔ درخواست کی کہ اپنے بچوں کو ہمارے حوالے کردو، ان کے خورد ونوش کا ہم انتظام کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ عقیل کو میرے پاس چھوڑ دو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ طالب کو، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جعفر کو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کو لے آئے۔ آپ کی عمر اُس وقت چھ سال تھی۔

بچپن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تربیت میں لے لیا تا کہ ابوطالب سے عیال داری کا بوجھ ہلکا ہو۔

حلیہ مبارک جسم بھرا ہوا، قد مائل بہ پستی، رنگ گہرا گندمی، سر کے بال بڑھے

ہوئے، داڑھی مبارک طویل، آنکھیں بڑی بڑی، چہرہ حَسین بشاش، صراحی دار گردن، شانے شیروں کی طرح چوڑے، بازوؤں پر گوشت، پیٹ ذرا بھاری، پنڈلیاں موٹی اور نیچے پتلی، رفتار تیز، دائیں بائیں نظر اُٹھانے سے بے نیاز۔

بیعتِ خلافت شہادتِ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد انتشار کافی ہو چکا تھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر خلافت کے متعلق عرض کیا۔ آج کوئی شخص سوائے آپ کے موجود نہیں ہے جو اسلام میں سبقت رکھتا ہو اور نہ کوئی ایسا فرد موجود ہے جو آپ سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرب رکھتا ہو اس لئے آپ خلافت قبول فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کسی اور کو خلیفہ بنالو مجھے اس کا وزیر رہنے دو۔ صحابہ کرام نے کہا کہ خدا کی قسم آپ کے سوا ہم کسی دوسرے کی بیعت کرنے کو تیار نہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے مجبور کر رہے ہو تو بہتر ہے کہ بیعت مسجد میں ہونی چاہیے تاکہ لوگوں پر بیعت مخفی نہ رہے۔ آپ مسجد شریف میں تشریف لے گئے وہاں مہاجرین وانصار نے جمع ہو کر آپ کی بیعت کی۔

اس سے خوارج کا سوال اُٹھ گیا جبکہ ان کا خیال ہے کہ سیّدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے خواہاں تھے اسی لئے سازش کر کے سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرایا۔ (معاذ اللہ)

یہ ان کا سراسر بہتان ہے۔ احادیث مبارکہ وتواریخ میں اس کا کہیں بھی معمولی اشارہ تک بھی نہیں ملتا۔

ملفوظات حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھ سے

اتنا غلو کریں گے کہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے اور کچھ لوگ مجھ سے اتنی نفرت کریں گے کہ انہیں دوزخ میں رہنا پڑے گا۔ دو آدمی میری وجہ سے ہلاک ہوں گے ایک وہ جو محبت میں غلو کرے گا، دوسرا وہ جس کا بغض میرے خلاف بہتان تراشی تک پہنچا دے گا۔

فضائل ﴿ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ "فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ" دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ [1]

جب آیت "نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا الخ" نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ و حسنین کو بلا کر کہا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔

شانِ نزول ﴿ یہ آیت حضرت علی، بی بی فاطمہ اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی۔ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے۔ ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی۔ اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں

---

[1] سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللّٰہ، باب ومن سورة آل عمران، رقم الحدیث ۲۹۹۹، الصفحة ۶۷۱، مکتبة المعارف الریاض

صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه، رقم الحدیث ۶۱۱۴، الصفحة ۱۱۹۸، دار الفکر بیروت

نے روزے رکھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیانہ ہے) جَو لائے۔ حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔

اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا کو سنان سے (یعنی نیزے کی نوک سے یعنی جہاد کر کے) اور عقبیٰ کو سہ (۳) نان سے خرید لیا ہے۔[۲]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ.[۳]

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔[۴]

---

[۲] تفسیر فتح العزیز، سیپارہ ۲۹، سورۃ الدھر آیت ۸، صفحہ ۴۳۸، مطبع حیدری بمبئی

[۳] التحریم: ۶۶/۴

[۴] تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، سورۃ التحریم آیت ۴، الجزء الرابع عشر، الصفحۃ ۵۸۸، مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ، مطبعۃ الترکی

فتح الباری لابن حجر، کتاب الادب، باب تبل الرحم ببلالھا، الجزء العاشر، الصفحۃ ۴۲۲، دار المعرفۃ بیروت

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب فی القرآن، سورۃ التحریم، الجزء الثانی، الصفحۃ ۵۳۹، رقم الحدیث ۴۶۷۵، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

درمنثور وکنزالعمال میں لکھا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۝ ۵

بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت صحابہ کرام میں موجود تھے تھوڑی دیر بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جَآءَ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ

یعنی "خیر البریہ" سے مراد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ۶

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ ۷

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب آپ شبِ ہجرت بستر پر سوئے ہوئے تھے اور جبرائیل ومیکائیل پہرہ دے رہے تھے۔ ۸

---

۵ البینة: ۹۸/۷

۶ تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، سورۃ البینة، آیت ۷، الجزء الخامس عشر، الصفحة ۵۷۷، مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیة والاسلامیة، مطبعة الترکی

۷ البقرة: ۲/۲۰۷

۸ احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان الایثار وفضله، الجزء الثالث، الصفحة ۲۵۸، دار المعرفة بیروت

اور فرمایا

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَرَبِّهِمْ ۚ وَلَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۹

وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

طبرانی کبیر میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے ایک شب کو اور ایک دن کو، ایک پوشیدہ اور ایک ظاہری راہِ خدا میں خرچ کئے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ ۱۰

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ ۱۱

تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرالی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا۔

مروی ہے کہ ایک روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے۔ حضرت طلحہ

---

۹ بقرۃ: ۲۷۴/۳

۱۰ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۱۱۶۴، الجزء الحادی عشر، الصفحۃ ۹۷، مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ

۱۱ التوبۃ: ۱۹/۹

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں صاحبِ کعبہ ہوں کیونکہ کلید کعبہ میرے پاس ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حجاج کو پانی پلانا میرا کام ہے میں مسجد حرام میں قیام کرسکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں سے پہلے قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی ہے اور صاحبِ جہاد ہوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی۔[۱۲]

ازالۂ وہم ﴿ یہ تمام مضامین آیات کے شانِ نزول کے ہیں۔ ان سے سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ثابت کرنا جہالت ہے ہاں فضائل ہیں اور ایسے فضائل اصحابِ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی ہیں۔

﴿فضائل از احادیث مبارکہ﴾

سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل مبارکہ پر بیشمار احادیثِ مقدسہ ہیں بطورِ نمونہ چند روایات ملاحظہ ہوں

أَنَاسَیِّدُوَلُدِ آدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ۔[۱۳]

میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور حضرت علی عرب کے سردار ہیں۔

فائدہ ﴿ یہ سیادت اضافی ہے یعنی ان کے سردار جوان سے مرتبہ میں کم ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْ

---

[۱۲] تفسیر الدر المنثور، سورۃ التوبۃ، آیت ۱۹، الجزء السابع، الصفحۃ ۲۷۱، مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ، مطبعۃ الترکی

[۱۳] المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم، ذکر اسلام أمیر المؤمنین علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، رقم الحدیث ۴۶۲۵، الجزء الثالث، الصفحۃ ۱۳۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت

عَلِيٍّ۔[14]

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ وَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ۔[15]

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اس کی نسل میں رکھا ہے اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی نسل میں رکھا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزَلَۃِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ۔[16]

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہمیت میرے نزدیک وہی ہے جو کہ میرے سر کی میرے بدن کے لئے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ أَمَرَنِیْ أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ

---

[14] سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنه، رقم الحدیث ۳۷۱۹، الصفحة ۸۴۳، مکتبة المعارف الریاض

[15] کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فضائل علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنه، رقم الحدیث ۳۲۸۹۲، الجزء الحادی عشر، الصفحة ۶۰۰، مؤسسة الرسالة بیروت

[16] کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فضائل علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنه، رقم الحدیث ۳۲۹۱۵، الجزء الحادی عشر، الصفحة ۶۰۳، مؤسسة الرسالة بیروت

عَلِيٍّ۔ ١٧

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی علی سے شادی کرواؤں۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور اس کا دروازہ علی ہے۔

فائدہ﴾ یہ روایت دراصل یوں ہے کہ میں علم کا شہر اور اس کی بنیاد حضرت ابوبکر، اس کی دیوار حضرت عمر، حضرت عثمان چھت اور حضرت علی اس کا دروازہ ہیں۔ ١٨

قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم يَابُرَيْدَةُ أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ ١٩

---

١٧ المعجم الكبير للطبراني، ومن مسند عبداللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالیٰ عنه، رقم الحديث ١٠٣٠٥، الجزء العاشر، الصفحة ١٩٤، مكتبة ابن تيمية القاهرة

كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فضائل علی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه، رقم الحديث ٣٢٨٩١، الجزء الحادی عشر، الصفحة ٦٠٠، مؤسسة الرسالة بيروت

١٨ الصواعق المحرقة علی أهل الرفض والضلال والزندقة، الباب الاول فی بيان كيفية خلافة الصديق رضی اللّٰه تعالیٰ عنه الخ، الفصل الخامس فی ذكر شبه الشيعة والرافضة و نحوهما الخ، الجزء الاول، الصفحة ٨٧، مؤسسة الرسالة بيروت

١٩ المستدرك علی الصحيحين للحاكم، رقم الحديث ٤٥٧٨، كتاب معرفة الصحابة، ومن مناقب أمير المؤمنين علی بن أبی طالب رضی اللّٰه عنه، الجزء الثالث، الصفحة ١١٩، دار الكتب العلمية بيروت

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ عرض کیا گیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ارشاد ہوا جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

فائدہ﴿ مولیٰ بمعنی محبوب۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ۔[20]

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ یومِ خیبر کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم ایسے آدمی کے ہاتھ میں جھنڈا دیں گے اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ پر فتح دے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی ہر ایک نے اپنی امید رکھی۔ صبح کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کیا کہ آنکھ کے درد سے بیمار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس بھیجو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

---

[20] صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب القرشی الهاشمی الخ، رقم الحدیث ۳۷۰۱، الصفحة ۹۱۲، دار ابن کثیر دمشق

وسلم نے اپنا لعاب دہن حضرت علی کی آنکھ میں ڈالا ان کو شفا ہوئی گویا کہ درد نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آله وسلم قال قال إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ .[۲۱]

عمر بن حصین فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ کل مومن کے ولی ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ۔[۲۲]

حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پرندوں کا گوشت آیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ مجھے ایسا آدمی دے جو تمام مخلوق سے زیادہ تیرے ساتھ محبت رکھنے والا ہو۔ پس حضرت علی آئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ کھایا۔

---

[۲۰] صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب القرشی الهاشمی الخ، رقم الحدیث ۳۷۰۱، الصفحة ۹۱۲، دار ابن کثیر دمشق

[۲۱] سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آله وسلم، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه، رقم الحدیث، ۳۷۱۲، الصفحة ۸۴۲، مکتبة المعارف الریاض

[۲۲] سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آله وسلم، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه، رقم الحدیث، ۳۷۲۱، الصفحة ۸۴۴، مکتبة المعارف الریاض

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُالْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا۔[۲۳]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ ۔[۲۴]

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا اور مومن بغض نہیں رکھے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ ۔[۲۵]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

---

۲۳ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وآله وسلم، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی اللّٰه تعالٰی عنه، رقم الحدیث، ۳۷۲۳، الصفحة ۸۴۴، مکتبة المعارف الریاض

۲۴ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وآله وسلم، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی اللّٰه تعالٰی عنه، رقم الحدیث، ۳۷۱۷، الصفحة ۸۴۳، مکتبة المعارف الریاض

۲۵ المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة رضی اللّٰه تعالٰی عنهم، ذکر اسلام أمیر المؤمنین علی رضی اللّٰه تعالٰی عنه، رقم الحدیث ۴۶۱۵، الجزء الثالث، الصفحة ۱۳۰، دار الکتب العلمیة بیروت

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰہ تَعَالیٰ عنہ اَنَّ النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم قَالَ النَّظْرُ اِلٰی عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔[۲۶]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھاقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔[۲۷]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ؟ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ قَالَ فَلَقِیَہُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ ھَنِیْئًا یَاابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ ۔[۲۸]

---

[۲۶] المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم، ذکر اسلام أمیر المؤمنین علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۴۶۸۱، الجزء الثالث، الصفحۃ ۱۵۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت

[۲۷] کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فضائل علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۳۲۸۹۴، الجزء الحادی عشر، الصفحۃ ۶۰۱، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

[۲۸] مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، الفصل الثالث، رقم الحدیث ۶۰۹۴، الجزء الثالث، الصفحۃ ۱۷۲۳، المکتب الاسلامی بیروت

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب غدیر خم پر اترے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ (اے میرے اصحاب) یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ اہلِ ایمان کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں۔ سب نے عرض کی جی ہاں، اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا تم تو جانتے ہی ہو کہ میں ایک ایک مؤمن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ عزیز و محبوب ہوں! صحابہ نے عرض کی جی ہاں۔ تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے اور جو مجھ کو حاکم بنائے وہ اس کو حاکم بنائے جو اس کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور فرمایا مبارک ہو اے ابن ابی طالب تم نے اس حالت میں صبح وشام کی کہ کُل مومن اور مومنہ کے مولیٰ محبوب ہو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی أَوْحٰی اِلَیَّ فِیْ عَلِیٍّ ثَلَاثَۃَ أَشْیَاءَ لَیْلَۃَ أُسْرِیَ بِیْ أَنَّہُ سَیِّدُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔[29]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب وحی کے ذریعہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین صفات کی خبر دی۔ وہ تمام مومنوں کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہروں والوں کے قائد ہوں گے۔

---

[29] المعجم الصغیر للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، الجزء الثانی، الصفحۃ ۸۸، دارالکتب العلمیۃ بیروت

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰذَا حُجَّةُ اللّٰہِ عَلَی خَلْقِہٖ۔[30]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مخلوقات پر اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں۔

عن علی علمنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ألف باب یفتح کل باب ألف باب۔[31]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علم کے ہزار باب کی تعلیم دی، ہر باب کے آگے ہزار ہزار باب کھلتے ہیں۔

انتباہ ان روایات میں ضعیف روایات بھی ہیں جو فضائل میں قابلِ قبول ہیں ان سے عقائد ثابت نہیں ہو سکتے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

مرقاۃ میں حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شکوہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۂ اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تم اس کے مکین کو جانتے ہو اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہیں، تم جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

---

[30] تاریخ دمشق لابن عساکر، حرف العین، علی بن ابی طالب واسمہ عبدمناف بن عبدالمطلب الخ، الجزء ۴۲، الصفحۃ ۳۰۹، دار الفکر بیروت

[31] تاریخ دمشق لابن عساکر، حرف العین، علی بن ابی طالب واسمہ عبدمناف بن عبدالمطلب الخ، الجزء ۴۲، الصفحۃ ۳۰۹، دار الفکر بیروت

کیا کروتو خیر سے کرو اگر تم نے اہانت کی تو تم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کی۔۳۲

فتح خیبر مرقات میں ہے کہ پہلے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر میں بھیجا، سخت جنگ ہونے کے باوجود فتح نہ ہوئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں لشکر بھیجا، گھمسان کی لڑائی کے باوجود خیبر فتح نہ ہوا۔ تیسرے دن فتح کی بشارت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم گرامی پر دی۔۳۳

اسی مرقات پر آپ کے غلام ابورافع سے روایت ہے کہ آپ کے ایک ہاتھ میں ڈھال اور دوسرے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ایک یہودی نے کوئی چیز ہاتھ پر ماری، ڈھال گر گئی، آپ نے پھر درِ خیبر کو اُٹھایا اور اس کو ڈھال بنالیا، بعد میں ستر صحابہ کرام نے اُٹھایا وہ نہ اُٹھا سکے۔۳۴

دعائے نبوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا

وَلَا أَدْرِیْ مَاالْقَضَاءُ میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا

---

۳۲ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ،الفصل الثالث،الجزء الحادی عشر، الصفحۃ ۲۵۷،دارالکتب العلمیۃ بیروت

۳۳ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ،الفصل الاول،الجزء الحادی عشر، الصفحۃ ۲۴۵،دارالکتب العلمیۃ بیروت

۳۴ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ،الفصل الاول،الجزء الحادی عشر، الصفحۃ ۲۴۵،دارالکتب العلمیۃ بیروت

توسیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا اے اللہ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھ۔ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے خدا کی قسم ہے اس کے بعد کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جو میرے سامنے پیش ہوا ہو اور میں نے حل نہ کر دیا ہو۔[۳۵]

کتنا عجیب مقام ہے کبھی آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ جج پہلے بنا دیا جائے اور قانون بعد میں پڑھایا جائے ۔ یہ صرف ہادیٔ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ہے جہاں قاضی پہلے بنایا جاتا ہے اور علم بعد میں پڑھایا جاتا ہے کیونکہ یہاں تعلیم کتابوں کی محتاج نہیں

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا

وصال حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن ملجم ، برک بن عبداللہ ، عمرو بن بکر تمیمی نے ایک جگہ جمع ہو کر مجوزہ طرز پر غور و فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں کو شہید کر دیا جائے ، اس طرح عوام کو چھٹکارا مل جائے گا۔ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور برک نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمرو بن بکر نے حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا ذمہ اُٹھایا اور حلفاً ۱۷ رمضان المبارک کی تاریخ مقرر کی ۔ چونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دارالحکومت کوفہ تھا ، ابن ملجم وہاں پہنچا۔ ایک

---

[۳۵] سنن ابن ماجة ، کتاب الاحکام، باب ذکر القضاة، رقم الحدیث ۲۳۱۰، الجزء الرابع، الصفحة۷، دارالجیل بیروت

روز اس نے بنو تمیم الرباب کے آدمیوں کو دیکھا وہ بیٹھے اپنے مقتولین کا ذکر کر رہے تھے ۔ اس میں ایک عورت قطامہ بھی ہے چونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہروان جنگ میں اس کے باپ اور بھائی کو قتل کیا تھا اس لئے عورت کے دل میں بغض تھا۔ یہ عورت حسن و جمال میں یگانہ تھی ، ابن ملجم نے نکاح کا پیغام دیا۔ اس نے مہر مقرر کر دیا کہ اس کو پورا کیا جائے ۔ مہر یہ ہے: تین ہزار درہم نقد، ایک غلام، سر اقدس علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس نے کہا کہ میں بھی اسی لئے کوفہ میں آیا تھا تیری خواہش پوری کروں گا۔ پھر ابن ملجم شبیب اور وردان ہر دو آدمی کے پاس گیا۔ ان کو اس معاملہ میں راضی کیا وہ راضی ہو گئے اور قطامہ کے پاس گئے وہ جامع مسجد میں معتکف تھی، اس نے کہا کہ جس روز ان کو شہید کرو میرے پاس آنا۔ چنانچہ تینوں شبِ جمعہ کو قطامہ کے پاس گئے ، ایک ریشم کی پٹی منگائی گئی اور ان تینوں کے سر پر باندھ دی۔ شبِ جمعہ کو یہ تمام لوگ چھپ گئے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو تینوں نے وار کیا ۔ صرف ابن ملجم کا وار پیشانی پر گہرا اثر کر گیا۔ آپ پیچھے ہٹے اور اپنی جگہ پر جعد بن ہبیرہ بن ابی وہب کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قاتل کو پکڑ لو۔ اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہیں کس بات نے مجھ پر حملہ کرنے کے لئے مجبور کیا، اس نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ میں نے اس تلوار کو چالیس روز تک تیز کیا ہے کیونکہ میں نے عہد کیا تھا کہ اس کے ذریعہ بدترین مخلوق کو قتل کروں گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس تلوار سے تجھی کو قتل کیا جائے گا، دنیا میں تو ہی بدترین مخلوق ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا سب سے زیادہ دعویدار میں ہوں گا، قصاص لوں گا یا معاف کر دوں گا۔ اگر زندہ نہ رہا تو اسے اسی تلوار سے قتل کر دیا جائے۔

چنانچہ آپ کے وصال کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر وار کیا پھر اس کی لاش لوگ اُٹھا کر لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو شہادت پائی۔

منقبت

حضورفیضِ ملت، مفسرِاعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، الحاج الحافظ

پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شاعر: حضرت علامہ مولانا محمد اطہر ہاشمی دامت برکاتہم العالیہ

زمانے بھر میں ہر سو ہے یہ چرچا فیضِ ملت کا
خدا کے فضل سے ایسا ہے رتبہ فیضِ ملت کا

عقیدے کی بحث ہو یا متن ہو ان فتوؤں کا
ہر اِک میداں میں چلتا ہے سکہ فیضِ ملت کا

مفسر وہ محدث وہ سراپا فضلِ رحمانی
رواں ہر فن میں ہے دریا فیضِ ملت کا

وہ جن کی منزلت اغیار بھی تسلیم کرتے تھے
کتابوں پر رہا حاوی ہے نکتہ فیضِ ملت کا

وہ باغِ حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ کے رونق فزا گل ہیں
جناب ''البحر''[1] کا صدقہ ہے حصّہ فیضِ ملت کا

چمک ان کی کتابوں میں رضا کی پُر ضیاء پائی
پڑھا اطہرؔ نے جب بھی ہے نسخہ فیضِ ملت کا

[1] ''البحر'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا لقب ہے۔

اپنے پیارے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے آپ کے پاس بہترین موقع موجود ہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا سرمایہ ضائع نہیں ہوتا۔آج ایک روپیہ دیجئے آخرت میں لاکھوں کا اجر پایئے۔

زکوٰۃ،صدقات اور عطیات کا قابلِ اعتماد مصرف

دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور

میں مہمانانِ رسول (ﷺ) کے دست و باز و بنیئے ، یہ آپ کی توجہ کے منتظر ہیں۔اصحابِ صفہ کے پیروکار قوم کے یہ سپوت ملتِ اسلامیہ کے پاسبان اور آپ کی امنگوں کے ترجمان ہیں۔

''تو آیئے ان کی کفالت کیجئے''

حضور فیض ملت محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کے لگائے ہوئے گلشن میں زیرِ تعلیم دورۂ حدیث، درسِ نظامی اور حفظ القرآن کے طلباء وطالبات کی تعلیم ، رہائش، خوراک، لباس وغیرہ کے واجبی اخراجات جامعہ ہذا برداشت کرتا ہے۔سالانہ اخراجات 25 لاکھ سے زائد ہیں۔

ایک طالب علم پر ماھانہ 4000روپے خرچ آتاھے

خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار مخیّر حضرات توجہ فرما کر کم از کم ایک طالب علم کی مکمل اور مستقل کفالت اپنے ذمہ لے لیں۔آپ کے تعاون سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے والا عالم دین ترویج و اشاعتِ دین اور فروغِ علم کی خدمات سرانجام دے کر آپ کے لئے اور آپ کے مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب اور صدقہ جاریہ کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

جامعہ کا اکاؤنٹ بنام مدرسہ دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ

نمبر 0113-6020-1001-3282 ''ایم سی بی بینک ،عیدگاہ برانچ ، بہاولپور، پاکستان

برائے رابطہ صاحبزادہ محمد ریاض احمد اُویسی قادری 0300-0312-968439